Lesson 8: Al-An'aam (Ayaat 128 - 140): Day 28 سُوْرَۃُ الاَنعَام کی تفسیر

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم پر کوئی مصیبت بلاوجہ نہیں آتی۔

ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳۱﴾

(اے محمد ﷺ!) یہ (جو پیغمبر آتے رہے اور کتابیں نازل ہوتی رہیں تو) اس لیے کہ تمہارا پروردگار ایسا نہیں کہ بستیوں کو ظلم سے ہلاک کر دے اور وہاں کے رہنے والوں کو (کچھ بھی) خبر نہ ہو﴿۱۳۱﴾

اللہ کسی پر ظلم نہیں کرتا۔

یہ آیت ہم سب کے لئے بہت بڑی حجّت ہے۔ دوسروں کی باتیں چھوڑ کر اپنا محاسبہ کر لیں۔ جب تک ہمیں کچھ علم نہیں تھا تو گزارہ ہو گیا۔ اب ہم قرآن سے جُڑ گئے ہیں۔ الحمدُللہ۔ تو اب ہماری ذمّہ داری ہے کہ اس پر غور و فکر کریں۔

تو یوں کہہ لیں کہ قرآن کے ساتھ تعلق سے پہلے جو ہمارے غم تھے اُن کے کفارے کے طور پر اللہ نے ہمیں دین سے جوڑ دیا۔ یہ ہمارا اَجر ہے۔

تو اب ہم صحیح راستے پر رہیں تو یہ قرآن ہمارے لئے رحمت اور برکت ہے۔ اللہ کی نعمت ہے۔ اگر ہم نے اس پر عمل نہ کیا اور اس کی قدر نہ کی تو پھر ہماری کو تاہی اور غفلت ہمارے لئے سزا بن جائے گی۔

مثال کہ اُستاد جب کچھ پڑھاتا ہے تو اُسی کا ٹیسٹ لیتا ہے۔ امتحان ہمیشہ کورس ورک میں سے ہی ہوتا ہے۔

اللہ بھی بندوں کی رہنمائی کر کے پھر ٹیسٹ لیتا ہے۔ نبیؐ اور کتاب بھیجے اور اَب ہمیں عمل کرنا ہے۔

اَب اپنے لئے سوچ لیں کہ قرآن پڑھ لیا۔ دین کا علم بھی سیکھ رہے ہیں۔ اَب اللہ کا معاملہ بندے کے ساتھ سخت ہو جائے گا۔ اَب اگر نافرمانی کی تو سخت سزا ملے گی۔ اَب ہماری نجات صرف اسی بات میں ہے کہ اپنے آپ کو اللہ کی پسند کے مطابق ڈھال لیں۔

سورۃ فاطر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ؛«وَاِنۡ مِّنۡ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيۡهَا نَذِيۡرٌ» (35-فاطر:24)یعنی " کوئی بستی ایسی نہیں جہاں کوئی آگاہ کرنے والا نہ آیا ہو"۔

صحیح روایت میں آتا ہے کہ جس کو 60 سال کی عمر مل گئی اُس کا عُذر قبول نہ ہو گا۔

علم بہت بڑی نعمت ہے اس سے انسان کے درجات بلند ہونگے۔ لیکن پھر کچھ غلط کیا تو سوال جواب بھی سخت ہونگے۔

مثال اگر کسی نے ایک سہلی کو نقلی سستے سے زیورات پکڑائے اور دوسری سہیلی کو ہیرے کے بہت مہنگے زیورات پکڑائے۔ اگر وہ گُم ہو جائیں تو کس سے جواب طلبی سخت ہو گی؟

ہم تو ہیروں سے بھی کہیں زیادہ مہنگا اور قیمتی قرآن کا علم سیکھ رہے ہیں۔ ہم بہت خوش قسمت ہیں۔ اللہ ہمیں قیمتی بنا رہے ہیں۔

آپ کو یاد ہے کہ یہ سورۃ الانعام کے نزول کے وقت 70 ہزار فرشتے اُترے تھے۔ یہ سورت آپ کے سینے پر نازل ہو رہی ہے۔

اس سورت کے نزول کے وقت اللہ کے نبیؐ ایک اونٹنی پر سوار تھے اور وہ بوجھ سے جھکی جارہی تھی۔

ہمارے دِل کیا کیا حالت ہے؟

اَب آپ سوچ لیں کہ آپ نے کیا کرنا ہے؟ ہدایت والوں کا راستہ لینا ہے؟ یا گمر وہ اور بھٹکے ہوئے لوگوں والا؟

هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الأَلْبَابِ (9) سورة الزمر

- وہ جو سیکھتے ہی نہیں کہ پھر عمل کرنا پڑے گا؟
- یا وہ جو سیکھ تو لیتا ہے لیکن پھر اُس پر عمل نہیں کرتا؟
- آپ نے کونسا راستہ لینا ہے؟ آپ کیا بنیں گے؟
- جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر نہیں ہو سکتے!

ہم نے ہدایت والا راستہ لینا ہے انشاء اللہ۔

دُعا کریں کہ اللہ ہم سے عمل کروالے۔ جس کو یہ بات سمجھ آجائے گی کہ قیامت کے دِن ہر نعمت کا حساب دینا ہے وہ عمل بھی کرلے گا۔ جس کو یقین ہے لیکن جان بوجھ کر عمل نہیں بدلتا وہ کیا حساب دے گا؟ کیا جواب دے گا؟

ایک اور آیت میں ہے «وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ» (16-النحل:36) "ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ اے لوگو! اللہ ہی کی عبادت کرو اور اس کے سوا ہر ایک کی عبادت سے بچو"۔

ایک اور جگہ ہے«وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا» (17-الإسراء:15) "ہم رسولوں کو بھیجنے سے پہلے عذاب نہیں کیا کرتے"۔

اِس آیت سے نبوت کی شان کا بھی پتا چلتا ہے۔ سورۃ النساء میں فرمایا گیا۔

«إِن يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ وَيَأْتِ بِآخَرِينَ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ قَدِيرًا» (4-النساء:133) "اگر وہ چاہے تو تمہیں ایک آن میں غارت کر سکتا ہے اور تمہارے بعد ایسے لوگوں کو بسا سکتا ہے جو اس کی اطاعت کریں"۔

آئیں اللہ کے نبی ﷺ کی شریعت کو دِل سے مان لیں۔

Compromise: مثال؛ کہ ایک لڑکی کی شادی ہوئی۔ اچھا سُسرال نہیں ملا یا اچھا خاوند نہیں ملا۔ وہ صرف گُزارہ کرتی ہے۔ جلتی کڑھتی رہتی ہے۔ خود بھی دکھی اور پریشان رہتی ہے۔ دوسروں کو بھی خوش نہیں کر پاتی۔ صرف گُزارہ ہو رہا ہے۔

Sacrifice: مثال؛ کہ ایک لڑکی کی شادی ہوئی۔ اچھا سُسرال نہیں ملا یا اچھا خاوند نہیں ملا۔ وہ سوچتی ہے شادی تو ہو گئی اب یہیں گُزارہ کرنا ہے۔ تو وہ اچھی اور مثبت سوچ رکھتے ہوئے اُسی میں اپنے لئے بہتری سوچتی ہے۔ خود بھی پُر سکون رہتی ہے۔ اللہ کی رضا میں راضی رہتی ہے۔ دوسروں کو بھی خوش رکھنے کی کوشش میں لگی رہتی ہے۔ رشتوں کو نبھاتی ہے۔

اَب آپ اپنا جائزہ لیں کس قسم کی انسان ہیں؟

کیا آپ اللہ کی رضا میں خوش رہتی ہیں۔ اللہ کی شکر گزار بندی بنتی ہیں؟

کامیابی کا راز یہی ہے کہ اللہ کی شریعت کو دِل کی خوشی بنالیں۔ شروع میں مشکل لگے گا پھر اللہ آپ کو سکون عطا فرمادے گا۔

کسی جگہ رسول آئے اور وہ اللہ کے نبی اور رسول کی پیروی نہ کریں تو یہ اللہ کے عذاب کو دعوت دینا ہے۔ بستی والے اپنے آپ پر خود پر ظلم کرتے ہیں۔ پہلے دَور میں یہ ہوتا تھا کہ اللہ نبی بھیجتا۔ اگر بستی والے نہ مانتے تو اللہ نبی کو حکم دیتا کہ تم ایمان والوں کے ساتھ بستی سے نکل جاؤ۔ پھر بستی پر عذاب آ جاتا۔

آپ یوں سمجھ لیں کہ نبی کسی بھی قوم کے لئے روح کی طرح ہوتا ہے۔ روح گئی تو جسم بھی ختم۔

اللہ کے نبی ﷺ آخری رسول اور نبی تھے۔ اُن کی اُمّت مکمل ختم نہیں ہوگی۔ اس کو عذابِ استصلاح کہتے ہیں۔ مکّہ پر عذاب نہیں آیا۔ مکمل ختم نہیں ہوئے۔ جنگوں میں اُن لوگوں کو ختم کر دیا گیا جو ظالم تھے اور جن کے اندر تھوڑی سی بھی خیر تھی اُن کو موقع مل گیا کہ اسلام قبول کر لیں۔

بعض لوگ آج کہتے ہیں کہ کاش ہم نبیؐ کے وقت میں ہوتے۔ اللہ نے ہمیں اِس دَور میں پیدا کیا اِس میں ہمارے لئے بہت بڑی خیر ہے کیونکہ اگر اُس وقت ہوتے اور نبیؐ کی پیروی نہ کی ہوتی تو عذاب کا شکار ہو جاتے۔ اللہ کا شکر ادا کریں کہ آپ کو موقع مل گیا۔

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوۡا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۳۲﴾

اور سب لوگوں کے بلحاظ اعمال درجے (مقرر) ہیں اور جو کام یہ لوگ کرتے ہیں خدا ان سے بے خبر نہیں ﴿۱۳۲﴾

درجات اللہ عطا کرتا ہے۔ کئی لوگ دوسروں کے اعلیٰ درجات دیکھ کر رشک، حسد یا بیان بازی کرتے ہیں۔

آپ یہ دیکھیں کہ اُس کو یہ درجہ کیوں ملا؟ اس بات پر بھی غور کریں کہ اللہ نے جنّت جیسی نعمت کے بھی درجات میں رکھے ہیں۔ کہ جیسا عمل ویسا انعام ملے گا۔

یہ تو نہیں ہو سکتا کہ عمل ہم اچھے نہ کریں۔ آدھے دین میں ہوں تو پھر اس قدر خوبصورت جنّت بس ایسے ہی آسانی سے مل جائے؟

مثال: ایک عام بچہ، بہت محنت کرنے والے اور ذہین بچے کے برابر کیسے ہو سکتا ہے؟

عمل کا نقطہ: گہرائی سے اپنے عمل، اخلاق، عبادات اور معاملات کو دیکھیں۔ خود اپنے آپ کو ایمانداری سے نمبر دے کر دیکھیں۔ اپنی کمزوریوں اور کوتاہیوں کو دیکھیں۔

جس طرح انسانوں کے درجات ہیں اسی طرح جنّوں کے بھی جنّت اور جہنم میں درجات ہونگے۔

وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ۚ إِنْ يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْ بَعْدِكُمْ مَا يَشَاءُ كَمَا أَنْشَأَكُمْ مِنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ آخَرِينَ ﴿١٣٣﴾

اور تمہارا پروردگار بے پروا (اور) صاحب رحمت ہے اگر چاہے (تو اے بندوں) تمہیں نابود کر دے اور تمہارے بعد جن لوگوں کو چاہے تمہارا جانشین بنا دے جیسا تم کو بھی دوسرے لوگوں کی نسل سے پیدا کیا ہے ﴿١٣٣﴾

کچھ لوگوں سے جب نیکیوں اور عبادات کا کہا جائے تو وہ کہتے ہیں کہ اللہ تو' اَلْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ' ہے اُس کو ہماری نمازوں اور عبادات کی کیا ضرورت ہے؟ تو اُس کا جواب یہ ہے کہ اللہ کو ہماری ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں نیکیوں کی ضرورت ہے۔ ہم نے نیک کام کرنے ہیں کیونکہ ہمیں حکم دیا گیا ہے۔ ہم نے نبیؐ کی پیروی کرنی ہے کیونکہ ہمارے درجات بلند ہونگے۔

اللہ کو کسی کی بندگی اور اطاعت کا کوئی فائدہ نہیں۔ اور کسی کو عذاب دے کر اللہ کا کوئی کام نہیں رُکنا۔ اللہ بے نیاز ہے۔

بعض لوگ غنی کا صحیح مطلب نہیں سمجھتے۔

آپؐ نے فرمایا کہ انسان غنی مال و دولت جاگیر و جائیداد و کثرتِ مال سے نہیں بلکہ دل کے غنی ہونے سے ہوتا ہے۔ (مسلم، مشکوٰۃ، ترمذی)

روایت ہے کہ لیس الغنا بالمال۔ دولت مندی مال کے ساتھ نہیں ہوتی۔ دولت مندی دِل سے ہوتی ہے۔

بات یہ ہے کہ کوئی دِل کا کتنا غنی ہے۔ کون دوسروں کے لئے خرچ کر سکتا ہے۔

آپ دیکھیں گے کہ بعض لوگوں کے پاس کم پیسہ ہوتا ہے۔ لیکن وہ دوسروں پر دِل کھول کر خرچ کرتے ہیں۔

اللہ بے نیاز ہے۔ اپنے لئے بھی دُعا مانگا کریں کہ اللہ آپ کو غنا عطا کر دے۔ آمین

آپ کے پاس ہے تو استعمال کر لیں۔ پر سکون ہو جائیں۔ غنی بن جائیں۔ ظاہری چیزوں کی فکر نہ کریں۔

صبر اور شُکر سیکھ لیں۔ اپنا اندازہ لگا لیں کہ اگر نرم بستر پر سو جائیں یا زمین پر، آپ دونوں طرح اللہ کا شُکر ادا کر کے سو جائیں۔ کسی سے پوچھا گیا کہ درویشی کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ نہ ملے تو سوال نہ کرے۔ مل جائے تو جمع کر کے نہ رکھے۔ بغیر مانگے مل جائے تو منع نہ کریں۔

یعنی اگر مل جائے تو شکر کریں نہ ملے تو صبر سے بیٹھیں۔ اور جب مل جائے تو جوڑ جوڑ کر نہ رکھنا شروع کر دیں۔

آج صرف غنی خوش ہیں۔ اپنے اوپر لے کر دیکھیں۔ کہ کیا دنیا کی چیزیں آپ کو خوش کرتی ہیں؟ یا دِل کی خوشی یہ ہے کہ آپ کو سکون ہے۔

اللہ کے نبی ﷺ نے مہنگے سے مہنگے کپڑے اور چیزیں بھی استعمال کیں کہ اُن کی اُمّت کے لئے حلال ہو جائیں۔ لیکن زیادہ تر زندگی چٹائی پر سو کر گُزار دی۔

ایک دفعہ عمرؓ نبی اکرمؐ سے ملنے گئے تو دیکھا کہ اللہ کے نبیؐ چٹائی پر سو کر اُٹھے تھے اور اُن کے بدن مبارک پر چٹائی کے نشان تھے۔ عمرؓ کو بہت دُکھ ہوا کہ پیارے نبیؐ اس حالت میں ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ یا رسولؐ اللہ، قیصر و کسریٰ کے بادشاہ تو عیش و عشرت سے رہیں اور آپؐ اِس حالت میں؟ اللہ کے نبیؐ نے فرمایا کہ عمرؓ میں

اللہ کے غنی ہونے کی وجہ سے ہم آج بچے ہوئے ہیں۔

نورلقرآن ویب سائٹ سے اللہ کے اسمائے حسنہ میں سے الغنی کی تفسیر سُنیں۔

حدیث: کہ پوری کائنات کی تمام مخلوق کھڑے ہو کر اللہ کی حمد و ثنا کریں تو اس سے اللہ کی بڑائی میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

اور اگر تمام اگلے پچھلے لوگ مل کر اللہ کی نافرمانی کرنے لگیں تو اس سے اللہ کو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

رحمت اللہ کا شیوہ ہے۔

یہ یہاں کیوں بیان کیا گیا ہے؟ اللہ ہماری رہنمائی کر رہا ہے۔ اللہ ہمیں اچھے کاموں کا حکم دیتا ہے اور بُرے کاموں سے منع کرتا ہے تو یہ اللہ کی رحمت ہے۔ ہمیں الرٹ کیا گیا ہے کہ ہوشیار ہو جائیں۔ کہ اس میں ہمارا ہی فائدہ ہے۔

دوسرا معنی یہ ہے کہ ہم نافرمانی کرتے ہیں۔ گناہ کرتے ہیں تو اللہ ہمیں سزا نہیں دیتا۔ فوراً نہیں پکڑتا۔ ہمیں مواقع دیتا رہتا ہے۔ توبہ کے مواقع مل جاتے ہیں۔ بعض اوقات پہلے غلط کام پر سزا مل جاتی ہے کہ ہم غلط کام سے رُک جائیں۔

الرحمان علم القرآن۔ یہ اللہ کی رحمت کا سب سے بڑا رحم ہے۔ اللہ قران سیکھانے والا سب سے پہلا اور بڑا اُستاد ہے۔

اللہ کی قدر کو پہچانیں۔ اگر اللہ کی بات کو مانیں گے تو بلند درجات ملیں گے۔ اللہ چاہتا ہے کہ ہم نیک بن جائیں۔ وہ ہمیں انعام دینا چاہتا ہے۔ اُس کی رحمتوں کو دیکھیں۔ صحت مند زندگی گزار رہے ہیں۔ روز کھانے کو ملتا ہے۔ ہمیں مسلمان بنایا۔

اِنَّ مَا تُوۡعَدُوۡنَ لَاٰتٍ ۙ وَّمَاۤ اَنۡتُمۡ بِمُعۡجِزِيۡنَ ﴿۱۳۴﴾ کچھ شک نہیں کہ جو وعدہ تم سے کیا جاتا ہے وہ (وقوع میں) آنے والا ہے اور تم (خدا کو) مغلوب نہیں کرسکتے ﴿۱۳۴﴾

قومِ عاد کی مثالیں۔ عاد والے ھودؑ کو جھٹلاتے رہے تو ایک دِن ھود کے ساتھ ایمان والوں کو حکم ہوُا کہ وہاں سے چلے جائیں اور پھر عاد والوں کو سخت عذاب ملا۔ جو باقی بچ گئے تھے۔ پھر انہی سے قومِ ثمود والے پیدا ہوئے۔ پھر اُن پر عذاب آیا۔ جو اُن میں سے ایمان والے تھے اُن سے عرب قوم پیدا ہوئی۔ عاد اور ثمود والوں کی مثالیں عرب مشرکین کے لئے نئی نہیں تھیں۔

اللہ غالب ہے وہ جب چاہے عذاب لا سکتا ہے لیکن وہ رحم کرتا ہے اور موقع دیتا کہ راہِ راست پر آ جائیں۔